



وزارت خزانہ

# آدھارکو پین کارڈ سے مربوط کرنے کے سلسلے میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کی نمایاں

Posted On: 10 JUN 2017 1:29PM by PIB Delhi

، نئی دہلی، 12 جون، آدھارکو پین کارڈ سے مربوط کرنے کے سلسلے میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کی نمایاں جھلکیاں درج ذیل ہیں۔

عدالت عظمیٰ یعنی سپریم کورٹ آف انڈیا نے اپنے سنگ میل فیصلے میں آمدنی ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139 اے کو آئینی لحاظ سے مستند قرار دیا ہے جس میں کہہ دیا گیا ہے کہ پین کے لیے 1- لئے درخواست گزار کے وقت نیز آمدنی ٹیکس ریٹرن داخل کرتے وقت آدھار نمبر کا ذکر کرنا لازمی ہے۔

عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو کلی طور پر یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 139 اے کو وضع کر سکے اور اسے پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ متعلقہ قانون بھی وضع کر سکے اور اس عدالت کے احکامات سے اس کے اختیارات متاثر نہ ہوں۔ لہذا قانون کی اس تجویز میں سپریم کورٹ کے سابق احکامات کی خلاف ورزی کا کوئی پلہ نہیں ہے۔

عدالت عظمیٰ نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ متعلقہ ایکٹ کی دفعہ 139 اے، تفریق پر مبنی نہیں ہے اور نہ ہی آئین کے آرٹیکل 14 میں متذکرہ مساوات کے کلار (شعبہ) کو برعکس طور پر متاثر کرتی ہے۔

دفعہ 189 اے، پین کے لئے درخواست گزار نے، انکم ٹیکس ریٹرن اور پین کو آدھار نمبر سے مربوط کرنے کے سلسلے میں آئین کے آرٹیکل 9 (ج) کی خلاف ورزی نہیں کرتی۔

فائننس ایکٹ 2017 کے ذریعہ متعارف کرائی گئی آمدنی ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139 اے (1) انکم ٹیکس ریٹرن داخل کرنے اور یکم جولائی 2017 میں پین نمبر الاٹ کئے جانے کی درخواست گزار نے کے سلسلے میں آدھار نمبر / انمرول منٹ آئی ڈی کا انکشاف لازمی قرار دیا گیا ہے۔

آمدنی ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 139 اے (2) کے تحت تجویز رکھی گئی کہ وہ شخص جسے 12 جولائی 2017 تک پین نمبر الاٹ کیا جا چکا ہے اور جسے آدھار حاصل کرنے کا استحقاق حاصل ہے، اپنا آدھار نمبر مرکزی حکومت کے ذریعہ مشترکہ کی جانے والی تاریخ کو پاس سے قبل اپنی جانب سے مطلع کر دے گا۔ دفعہ 139 اے (2) میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا آدھار نمبر نہیں بناتا تو مرکزی حکومت کی جانب سے مشترکہ کی جانے والی تاریخ سے اس کو الاٹ کیا گیا پین نمبر کا عدم سمجھا جائے گا۔

عدالت عظمیٰ نے دفعہ 139 اے (1) کو برقرار رکھا ہے جس کے تحت پین درخواست گزار نے اور انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرنے کے لئے 7-

آدھار نمبر کا بتایا جانا ضروری ہے۔

عدالت عظمیٰ نے دفعہ 139 اے (2) کو برقرار رکھتے ہوئے کہا ہے کہ آدھار نمبر کو پین کے ساتھ مربوط کرنے کے لئے مجاز حکام کے علم میں لایا جانا بھی ضروری ہے۔

دفعہ 139 اے (2) کے سلسلے میں عدالت عالی نے مختصر مدت کے لئے جزوی حکم امتناعی جاری کیا ہے جس کے تحت سپریم کورٹ کی وسیع رنج کے روبرو دیگر متعلقہ مقدمات کی سماعت عمل میں آئی باقی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے بڑے واضح انداز میں درج ذیل بات کہی ہے کہ "125۔ تمام باقی باتیں کہہ دینے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مذکورہ مباحثے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ جن کے پاس اب تک پین کارڈ نہیں ہیں ان کے حصول کے لئے درخواست گزار کے وقت اپنی جانب سے اپنا آدھار نمبر لازمی طور پر بنانا۔" اس امر کا ذکر دفعہ 139 اے کی ذیلی دفعہ (ج) میں کیا گیا ہے جسے عدالت نے مستند قرار دے چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جج ان تک موجود ہیں۔ ولڈروں کی بات ہے، چونکہ منسوخ شدہ تجاویز ابھی آئین کے آرٹیکل 14 کی کسوٹی پر پرکھی جانی باقی ہیں ساتھ ہی ساتھ پرائیویسی اور انسانی وقار کے موضوع پر تبادلہٴ خیالات جاری ہے جو آرٹیکل 14 کے عناصر ہیں، عدالت کی رائے یہ ہے کہ جب تک کانسٹیٹیوشن بینچ کے ذریعہ آرٹیکل 21 کے مذکورہ پلہ لوپر کوئی فیصلہ نہیں آتا، تو آج، مذکورہ تجویز کے لئے جزوی حکم امتناعی نافذ رہے گا۔ وہ افراد جنہوں نے اپنے آپ کو پلہ لے لے دی آدھار اسکیم کے تحت انرول کر لیا ہے، مذکورہ قانون کی دفعہ 139 اے کی ذیلی دفعہ (ج) کے تحت دی گئی شرطوں پر عمل کریں گے جو اپنے آپ کو آگے بھی انرول کرنا چاہیں گے۔ ایسا کر سکتے ہیں تاہم وہ افراد جن کے پاس ابھی تک آدھار کارڈ نہیں ہیں ان کے لئے یہ دفعہ 139 (2) کی تجاویز پر عمل نہیں کیا، ان کے پین کارڈ کو معینہ مدت کے لئے کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اس وقت صرف اس لئے دی جا رہی ہے کہ ایسے تمام سودے جو قواعد کے تحت قاعدہ بنائے گئے متذکرہ ہیں انہیں عملی شکل دی جاسکے۔ م نہ یہ راستہ ایک سے زائد وجوہات کی بنیاد پر اپنایا جائے۔ م نہ یہ بات اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اگر مذکورہ قانون کی دفعہ 139 اے کی ذیلی دفعہ 2 کے تقاضوں پر عمل نہیں کیا جاتا تو اس کے شدید نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ ایسا کوئی شخص جس کے پاس پین کارڈ موجود ہے تاہم اس پین کارڈ کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے، ایسی صورت میں اسے اپنے روزمرہ کے کام کاج میں زبردست وقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہذا اس صورت حال کو اس وقت تک کے لئے روکنا ضروری ہے جب تک کہ عدالت کی کانسٹیٹیوشن بینچ باقاعدہ طور پر آئین کے آرٹیکل 21 کے تمام پلہ لوؤں پر کوئی حتمی رائے قائم نہیں کر لیتی۔ م نہ یہ راستہ اختیار کیا جائے اس مرحلے کے دوران پارلیمنٹ اس بات کی مجاز ہوگی کہ وہ اس امر پر غور کر سکے کہ وہ مذکورہ تجاویز کے اثرات کو تحلیل کرنے کے لئے نیز اس کے نتائج کو محدود کرنے کے سلسلے میں کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

حتمی طور پر مذکورہ فیصلے کے اثرات درج ذیل ہیں۔

یکم جولائی 2017 کے بعد وہ شخص جسے آدھار حاصل کرنے کا حق حاصل ہے وہ آمدنی ٹیکس اور ریٹرن داخل کرتے وقت نیز پین کے لئے درخواست گزار کے وقت اپنا آدھار نمبر یا آدھار انرولمنٹ آئی ڈی نمبر لازمی طور پر ظاہر کرے گا۔

وہ شخص جسے یکم جولائی 2017 تک پین نمبر الاٹ کیا جا چکا ہے اور جس کے پاس آدھار نمبر بھی ہے یا وہ آدھار نمبر حاصل کرنے کا مستحق بھی ہے، وہ شخص اپنا آدھار نمبر پین کارڈ کو آدھار نمبر سے مربوط کرنے کے لئے آمدنی ٹیکس حکام کو لازمی طور پر بتائے گا۔

تاہم مذکورہ پوائنٹ نہیں بھولنے کہ کرنے کی صورت میں عدالت نے ان لوگوں کو جزوی راحت دی ہے جن کے پاس آدھار نمبر نہیں ہے، یا جو وقتی طور پر آدھار نمبر حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ ان کا پین نمبر منسوخ نہیں کیا جائے گا اس لئے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت درکار مواخذہ پین نمبر نہ بنانے کی صورت میں نہیں کیا جائے گا۔

U-2676

(م - ن ع آ - 2017.06.12)

(Release ID: 1492512) Visitor Counter : 2

